بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

وطن عزیز کو درپیش مسائل اور علماءِ کرام کی خطرناک عدیم الفرصتی

جدید وسائل اعلام نے باسیانِ ارض کو ایک دوسرے سے یوں قریب کردیا ہے جیسے وہ ایک ہی گاؤں (گلوبل ویلیج) کے رہنے والے ہوں ان وسائل کی وجہ سے اب پوری دنیا کے لوگ ایک دوسرے کے حالات سے اس قدر جلد واقف ہونے لگے ہیں کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں کوئی معمولی یا غیر معمولی واقعہ ہوجائے تو نہ صرف اس کی خبر چند سیکنڈوں میں پوری دنیا تک پہنچ جاتی ہے۔ بلکہ اس کے اچھے برے اثرات بھی گلوب پر آباد لوگوں پر مرتب ہونے لگتے ہیں، جیسے کسی بڑے واقعے کے رونما ہونے سے تیل کی قیمتوں کا گرجانا، عالمی اسٹاک مارکیٹ کا بیٹھ جانا وغیرہ۔

انسان کا اس قدر ترقی کرلینا جہاں انسانیت کے لئے قابلِ فخر ہے وہیں قابل تشویش بھی۔ کہ یہ تیز رفتار ترقی انسانی قدروں کی پامالی اور اخلاقیات کی تباہی جیسے مضرات بھی ساتھ ہی لے کر آئی ہے، نئے دور نے نئے مسائل کو جنم دیا ہے اور یہ مسائل کتبِ فقہ کے عبادات ومعاملات کے ابواب میں نئی بحثوں کے اضافہ کے متقاضی ہیں۔ علم طب وجینیات کی ترقی نے جدید طبی فقہی مسائل کا دروازہ کھول کر عائلی وکاروباری معاملات کا ازسرنو جائزہ لینے کی دعوت دی ہے۔

اس دور کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس کے اپنے امام ابوحنیفہ اور مالک وشافعی وحنبل ہوں جو اس جدید دور کے پیچیدہ مسائل کا حل جدید فقہ اسلامی کی صورت میں پیش کرسکیں اور فقہِ اسلامی کی تشکیل جدید کا ''اقبالی خواب'' شرمندہ تعبیر ہو مگر سائنسی ترقی نے خالص علمی شعبوں کی کارکردگی کو کچھ اس طرح متاثر کیا ہے کہ آج کا نوجوان دس پندرہ برس تک چٹائیوں پر بیٹھ کر قدیم طرز کی تعلیم کے مراحل صبر وتحمل سے طے کرنے کی بجائے جدید تعلیم کے شارٹ کٹس اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی چکاچوند کی جانب شدید رغبت ومیلان کا حامل ہے۔ فقہ واصول کی تعلیم کی سرپرستی نہ ہونے اور معاشرہ میں اہل علم کا وقار گرجانے کی بناء پر بھی اب اس وادیٔ خارزار میں قدم رکھنے والے خال خال ہیں۔ اعداد وشمار کی صورتحال یہ ہے کہ بین الاقوامی یا بین الاسلامی سطح پر ایک فیصد نوجوان بھی کسی ایسے شعبہ تعلیم میں جانے کو تیار نہیں جس کا اسکوپ انہیں روشن دکھائی نہ دیتا ہو اور اسکوپ کیا ہے؟.............

......حصولِ مال وعزت وجاہ۔

عوام تو عوام اب علماء بھی (ماسوا چند مستثنیات کے) اسی مال وزر کی دوڑ میں شامل ہیں جس کے سبب ان کی غیر علمی مصروفیات اس قدر زیادہ ہیں کہ منتقلیٔ علم کا فریضہ وہ کما حقہٗ ادا نہیں کر پا رہے۔ مثلاً میں ایسے بیسیوں علماء کرام سے واقف ہوں جو نہایت متقی وانتہائی درجے کے قابل استاذ' باعمل عالم' نکتہ رس فقیہ اور بذلہ سنج خطیب ہیں مگر کسی نہ کسی دارالعلوم کے مہتمم بھی ہیں۔ ان کی تدریس و منتقلیٔ علم کا عالم یہ ہے کہ ہفتہ عشرہ میں دو ایک سبق ہی پابندی سے پڑھا پاتے ہیں اور ان کے دوران بھی متعدد فون انہیں سننا ہوتے ہیں اور بے شمار مسائل ان کے ذہن میں انتظامی حوالے سے کلبلا رہے ہوتے ہیں۔ اسی دوران اگر ''معاونین ملاقاتی'' آ ٹپکیں تو ان سے بھی علیک سلیک کرنا اور انہیں مطمئن کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ملکی و غیر ملکی دوروں' جلسوں' کانفرنسوں میں شرکت اور سرکاری مجالس میں شمولیت اس کے علاوہ ہے۔ پھر نکاح وطلاق کے مختلف استفتاءات واستفسارات کے جوابات بھی انہیں املاء کرانا ہوتے ہیں' میڈیا پر اور اسٹیج پر انہیں تقریر کے لئے بھی جانا ہوتا ہے اور سیاسی جلسوں کی رونق بننا بھی ان کے معمولات میں شامل ہے جبکہ خانگی امور کی طرف توجہ ایک الگ مستقل مسئلہ ہے۔ جس کی طرف کامل التفات نہ ہونے کے باعث علماء کے خاندانوں میں منتقلیٔ علم کا سلسلہ بانجھ پن کا شکار نظر آتا ہے۔ مذکورہ بالا مصروفیات کے علاوہ نکاح خوانی' دم درود اور فاتحہ نیاز کی مصروفیت بھی ہمارے علماء ومشائخ کے ساتھ ہردم وابستہ ہے۔ جس سے دامن بچانا نہایت دشوار ہے......

اس طرح ان کی غیر علمی' سیاسی' سماجی' انتظامی اور معاشرتی وروحانی مصروفیات اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں جدید پیش آمدہ مسائل کی طرف توجہ کی فرصت ہی نہیں۔ اس کا اندازہ اس معمولی سی مثال سے کیا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کو جو مسائل درپیش ہیں ان میں سے ایک نہایت اہم مسئلہ

- شدت پسندی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بدامنی کا مسئلہ ہے اور متعدد علماء کرام خود اس کا شکار ہیں، مگر سیکیورٹی گارڈز اور پروٹوکول کی گاڑی مل جانے سے سمجھتے ہیں کہ مسئلہ حل ہوگیا ہے حالانکہ یہ اس مسئلہ کا کوئی مستقل حل کسی صورت نہیں...... یہ فقط عارضی وظاہری اسٹیٹس کو ہے جسے سمبل آف اسٹیٹس سمجھ کر قبول کرلیا گیا ہے......

صیہونی طاقتوں کی خواہش یہ ہے کہ وہ پوری مسلم دنیا کو شدت پسندی اور بدامنی سے دوچار رکھیں اسی لئے وہ وقتاً فوقتاً نئے دہشت گرد گروپ مسلمانوں کے اندر پیدا کرتے ہیں اور انہیں مسلمانوں ہی سے لڑاتے رہتے ہیں اور خود از راہِ محبت وشفقت وکمال ہمدردی اپنے اسلحہ پیش (فروخت) کرنے کا احسان بھی فرماتے ہیں جس پر مسلم ممالک کے اربوں روپے خرچ ہوجاتے ہیں دفاعی بجٹ بھاری بھرکم

☆مامضی فات،وما ذهب مات،فلا تفكر فيما مضى،فقد ذهب وانقضى.☆

بنتے ہیں اور دفاع پھر بھی کمزور ہی رہتا ہے......اس کی جدید مثال داعش کو پروان چڑھا کر عرب دنیا کو اسلحہ فروخت کرنے کی ہے تازہ ترین اطلاعات (جو میڈیا سے نشر ہوئی ہیں) کے مطابق دنیا میں اسلحے کا سب سے بڑا خریدار اس وقت ہمارا مرکزِ عقیدت ومحبت دوست ملک سعودی عرب ہے جبکہ اس کی براہ راست کسی ملک سے کوئی جنگ نہ کبھی پہلے ہوئی ہے نہ اس وقت ہے......

اسی طرح عالمِ اسلام کے دیگر ممالک دہشت گردی سے خائف یا اس کا شکار ہو کر اسلحہ کے انبار، اور غیر ملکی فوجی اڈوں کی محفوظ منڈیاں بن چکے ہیں......ان حالات میں بنیادی ذمہ داری علماء کرام ہی کی ہے کہ وہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہوئے آگے آئیں اور مسلم امہ کی قیادت کریں ورنہ افرادِ امت یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ یا تو یہ مسئلہ اہل علم وفقہاءِ وقت کے نزدیک کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یا ان کی دیگر مصروفیات اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں مستقبل کے حوالہ سے اہم ترین معاملات پر غور وفکر کی فرصت نہیں۔ یاد رہے کہ ایرانی انقلاب میں مین کردار علماء ہی کا تھا......جس نے شہنشاہیت کو ملک بدر کر کے امن وآشتی کا نظام قائم کیا......

بین الاقوامی صیہونی سازشوں کے نتیجہ میں ملتِ اسلامیہ کو دہشت گردی، شدت پسندی، اور بدامنی جیسے جن چیلنجز کا سامنا ہے ان پر غور کرنے' ان کا مقابلہ کرنے کیلئے حکمتِ عملی مرتب کرنے' اس پر عوام میں شعور بیدار کرنے اور پھر کم از کم اپنے ملک کو ایسی سازشوں سے تحفظ دلوانے کی خاطر' علماء وفقہائے عصر کو مل بیٹھ کر غور وفکر کرنا ہوگا۔ یاد رکھئے......اہم نوعیت کے معاملات پر سوچنے اور لکھنے کو عدیم الفرصتی کے باعث اگر نظر انداز کیا جاتا رہا تو یہ عدیم الفرصتی نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کا مزید نقصان یہ ہوگا کہ سیکولر قوتیں دہشت گردی، شدت پسندی اور بدامنی کا رخ خواہ مخواہ دینی مدارس اور مذہبی تنظیموں کی جانب موڑتی اور ان کا سلسلہ بلاوجہ ان سے جوڑتی رہیں گی......اور آپ ہمیشہ دفاعی پوزیشن پر رہیں گے......

....

واما بنعمة ربک فحدث ......مجلّہ فقہ اسلامی تحدیث نعمت کے طور پر اپنے معزز قارئین کرام کو مطلع کرنے میں مسرت محسوس کرتا ہے کہ مجلّہ کے مدیر مؤسس حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کو تین سال کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کا رکن منتخب کیا گیا ہے......وہ عرصہ پانچ سال سے وفاقی شرعی عدالت کے مشیر بھی ہیں اور گزشتہ چھ برس سے شیخ زاید اسلامک سینٹر کے کراچی یونیورسٹی کے ڈائیریکٹر کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں......

ذلک فضل اللہ یعطیہ من یشاء..........(مدیر مسئول)

☆ارض بالقضاء المحتوم، والرزق المقسوم، کل شیء بقدر، فدع الضجر.☆